بچوں کے اخلاق وعادات کی ذمہ داری والدین پر

(۱)

(از نذیر احمد املوی مدیر "محدث")

قدرت نے انسان کی فرحت ومسرت، خوشی وشادمانی کے مختلف اسباب پیدا کئے ہیں۔ لیکن حقیقت تو یہ ہے کہ ایک ماں یا باپ کو جتنی خوشی اپنے کسی بچے کو دیکھکر، اور جتنی امنگ، اور خیالات کی بلند پروازی، اپنے معصوم پھولوں پر نظر ڈالکر، حاصل ہوتی ہے اتنی شاید ہی کسی کو کسی اور موقع پر ہوتی ہو۔ دنیا کا خواہ کتنا ہی بڑا سے بڑا غم انسان پر لاحق ہو۔ مگر جب اس کا بھولا بھالا نونہال، اپنے ننھے ننھے، نازک ہونٹوں سے لطیف مسکراہٹ کے ساتھ اس کے سامنے آتا ہے تو کم از کم ایک لمحہ کے لئے تو اس کا سارا غم غلط اور ساری کلفتیں کافور ہو ہی جاتی ہیں۔

بچوں کو دیکھ دیکھکر والدین کے دماغ میں نئی نئی اسکیمیں پیدا ہوتی ہیں۔ طرح طرح کے خیالات دوڑتے ہیں، ان کی ذات سے بڑی بڑی امیدیں وابستہ کرتے ہیں لیکن اگر خدانخواستہ بچہ نالائق نکل گیا تو پھر ان تمام امیدوں پر پانی پھر جاتا ہے وہ سارے کے سارے خیالات دھرے رہجاتے ہیں وہ سب خوشیاں رنج وغم سے بدل جاتی ہیں کہاں تو راتوں کی تنہائی میں سجدوں میں بیٹھ بیٹھ کر اپنے "لال" کی درازیٔ عمر کی دعائیں ہوتی تھیں، اور کہاں اب یہ کہا جاتا ہے کہ اے کاش! اگر مجھے معلوم ہوتا کہ تو خاندان کی عزت وناموس کیلئے عار ثابت ہوگا تو میں نے زچہ خانے ہی میں تیرا گلا دبا دیا ہوتا۔ اب آنکھیں کھلتی ہیں دانت پیس پیس کر تھیلیاں مل ملکر رہتے ہیں لیکن کوئی بس نہیں چلتا۔ اور چل ہی کیا سکتا ہے جبکہ موقع ہاتھ سے کھو دیا۔ بچپن کا وقت، جو بچوں کی اصلاح وتربیت کا بہترین زمانہ ہوتا ہے۔ لاڈ وپیار، ناز ونعمت، غفلت اور لاپرواہی میں گذار دیا تو اب افسوس کرنے سے کیا حاصل؟

پس درحقیقت بچوں کے اخلاق وعادات کے ذمہ دار اس کے والدین ہی ہیں۔ اسلئے کہ جب بچہ دنیا میں آتا ہے تو نہ وہ تمام باتوں کو سیکھکر آتا ہے نہ اس پر وحی نازل ہوتی ہے نہ خود اس کی عقل اتنی پختہ اور کامل ہوتی ہے کہ وہ اپنے نفع ونقصان، دوست ودشمن کو پہچان سکے۔ وہ دنیا کی ہر چیز سے بے خبر ہو کر اپنے والدین کی رہنمائی کا . . . محتاج ہوتا ہے۔ وہ نہیں جانتا کہ میرا دوست اور خیرخواہ کون ہے جس کی میں محبت اور تعظیم کروں اور کون میرا بدخواہ اور دشمن ہے کہ اس سے پرہیز کروں۔ اسے کیا معلوم کہ کس کام کا نتیجہ میرے حق میں برا ہے۔ اور کونسا کام مجھے نفع پہنچائیگا اس کا ذہن تو ایک صاف اور سادی تختی ہے تم جو کچھ اس پر لکھدوگے وہ ہمیشہ کیلئے نقش ہو جائے گا۔

عموماً بچے باپ سے زیادہ ماں سے مانوس ہوتے ہیں اس لئے ماں کی ذمہ داریاں اور بھی زیادہ ہوجاتی ہیں باپ یا استاد تو صرف چند گھنٹے اس کی نگرانی کر سکتے ہیں لیکن ماں کے ساتھ اس کی زندگی کا ہر لمحہ وابستہ ہوتا ہے۔ گویا دوسرے لفظوں میں یوں کہئے کہ ماں کی گود بچوں کی تعلیم و تربیت کا بہترین مدرسہ ہے۔ پس جس طرح ایک استاد کیلئے استاد بننے سے پہلے خود علم و ہنر حاصل کرنا ضروری ہے ٹھیک اسی طرح سب سے پہلے ماں کیلئے اور پھر اسکے بعد باپ کیلئے یہ لازمی ہے کہ وہ بچوں کے حالات و عادات کو درست کرنے کے طریقے معلوم کریں۔ اور ہر قسم کی نیک باتوں۔ اچھی عادتوں۔ مفید خصلتوں کا عملی نمونہ بنکر بچوں کے سامنے آئیں کیونکہ لفظی تعلیم سے بہت زیادہ نفع بخش دیرپا اور ٹھوس اثر پیدا کرنے والا عملی نقش ہے۔

اسلام میں علم و عمل کا مجسم نمونہ حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ گذرے ہیں انھوں نے اپنی مشہور کتاب احیاء العلوم میں ایک باب بچوں کی اصلاح و تربیت کے متعلق بھی قائم کیا ہے میں چاہتا ہوں کہ اس کا ترجمہ ناظرین "محدث" کی خدمات میں دو قسطوں میں پیش کردوں۔ امام صاحب نے بچوں کے متعلق والدین اور دوسرے اولیا کو بہت مفید ہدایتیں لکھی ہیں۔ اگر ان ہدایات پر عمل کیا جائے تو قوی امید ہے کہ بچہ صالح اور دیندار بنکر اچھے اخلاق و عادات سے مزین ہوکر نہ صرف اپنے ماں باپ ہی کی آنکھوں کی تراوٹ اور دل کی قوت ثابت ہوگا بلکہ ملک و ملت کا بھی بہترین خادم ہوگا۔

امام صاحب فرماتے ہیں:-

"یاد رکھو! بچوں کی ریاضت و اصلاح کا معاملہ بھی بہت ہی اہم اور ضروری چیزوں میں سے ہے۔ بچہ درحقیقت والدین کے ہاتھوں میں ایک امانت ہے۔ اس کا دل ہر قسم کی نجاستوں اور برائیوں سے پاک ہے وہ ایک نہایت نفیس اور سادہ موتی ہے جو ہر قسم کے نقش و نگار سے خالی ہے وہ اس قابل ہے کہ اس میں جو چاہو نقش کردو اور جس طرف چاہو اُسے مائل کردو۔ اگر اُسے بھلائیوں کی تعلیم دی گئی اور اس کو اچھائیوں کا عادی بنایا گیا تو وہ اسی حالت میں نشوونما پاکر دنیا و آخرت کی سعادتمندیوں کو حاصل کرلیگا۔ اور اس کے اجر و ثواب میں اپنے ماں باپ اور استادوں کو بھی شامل کرلیگا جنھوں نے اسے اچھے اخلاق کی تعلیم دی تھی اور اگر خدانخواستہ اُسے جانوروں کیطرح بے لگام چھوڑ دیا گیا۔ اس کی اصلاح کی طرف توجہ نہ کی گئی۔ اور وہ برائیوں کا خوگر ہوگیا تو یاد رکھو! وہ صرف تنہا ہی بدبخت و بدنصیب نہ بنے گا بلکہ اس کا گناہ اُن پر بھی عائد ہوگا جو اس کی نگہبانی وحفاظت کے ذمہ دار تھے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:-

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا (پ ۲۸ س تحریم) اے ایمان والو! اپنے آپ کو بھی اور اپنے اہل و عیال کو بھی (جہنم کی) آگ سے بچاؤ۔

جب باپ اپنے بچے کو دنیا کی آگ سے بچاتا ہے تو اس پر اپنی اولاد کو آخرت کی آگ سے بچانا تو بہت زیادہ